(قسط۶۰) مرتب: مولانا حافظ عرفان الحق اظہار حقانی

استاد دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

مولانا سمیع الحق مدظلہ کی ذاتی ڈائری

۸۳۔۱۹۸۴ء کی ڈائری

عم محترم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم آٹھ نو سال کی نوعمری سے معمولات کی ڈائری لکھنے کے عادی تھے۔ان ڈائریوں میں آپ اپنے ذاتی اور عظیم والد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کے معمولات شب و روز اور اسفار کے علاوہ اعزّ ہ واقارب، اہل محلّہ و گردوپیش اور ملکی و بین الاقوامی سطح پر رونما ہونے والے احوال و واقعات درج فرماتے۔ آپکی اولین ڈائری ۱۹۴۹ء کی لکھی ہوئی ہے۔جس سے آپ کا ذوق اور علمی شغف بچپن سے عیاں ہوتا ہے۔احقرنے جب ان ڈائریوں پر سرسری نگاہ ڈالی تو معلوم ہوا کہ جابجا دوران مطالعہ کوئی عجیب واقعہ، تحقیقی عبارت، علمی لطیفہ، مطلب خیز شعر، ادبی نکتہ، اور تاریخی عجوبہ آپ نے دیکھا تو اسے ڈائری میں محفوظ کرلیا۔اس پر دل میں خیال آیا کہ کیوں نہ مطالعہ کے اس نچوڑ اور سینکڑوں رسائل اور ہزار ہا صفحات کے عطر کشید کو قارئین کے سامنے پیش کیا جائے جس سے آئندہ آنے والی نسلیں اور اسیرانِ ذوقِ مطالعہ استفادہ کرسکیں۔تاہم یہ واضح رہے کہ نہ تو یہ مستقل کوئی تالیف ہے اور نہ ہی شائع کرنے کے خیال سے اسے مرتب کیا گیا ہے۔اسلئے ان میں اسلوب کی یکسانیت اور موضوعاتی ربط پایا جانا ضروری نہیں...... (مرتب)

اضافہ مشاہرات:

دارالعلوم حقانیہ کی مجلس شوریٰ کے اجلاس منعقدہ ذیقعدہ ۱۴۰۳ھ میں دارالعلوم کے اساتذہ وعملہ کی تنخواہ میں اضافہ پر غور کرنے کے لئے جو ذیلی مالیاتی کمیٹی قائم کی گئی تھی اس نے اپنے ایک اجلاس میں اس مسئلہ کے تمام پہلوؤں پر غور کیا اور حسبِ سابق اس سال بھی دارالعلوم کے اساتذہ، عملہ، دارالحفظ اور تعلیم القرآن مڈل سکول کے تمام اساتذہ وعملہ کی تنخواہوں میں معقول اضافہ کی منظوری دے دی جس کا نفاذ یکم ذیقعدہ ۱۴۰۴ھ سے کردیا گیا ہے، جب کہ پچھلے کئی سال سے بھی حالات کے مطابق اضافہ مشاہرات ہوتا چلا آرہا ہے۔

مولانا لطف اللہ جہانگیرویؒ کی فاضل دیوبند کی رحلت:

حضرت مولانا لطف اللہ صاحب فاضل دیوبند جو علمی و دینی مجاہدوں اور سرگرمیوں میں مولانا محمد

یوسف بنوریؒ اور مولانا غلام غوث ہزاورؒ کے ساتھی رہے اور جامعہ بنوری ٹاؤن کے تاسیس اور ابتدائی دور کی تدریس میں بھی مولانا بنوریؒ کے خاص رفیق کار رہتے 4 اگست کو انتقال فرماگئے نماز جنازہ حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم نے پڑھایا، مرحوم کے پسماندگان ولواحقین سے تعزیت فرمائی اور ان کے آبائی گاؤں جہانگیرہ تحصیل صوابی میں ان کی تدفین ہوئی

علامہ خالد محمود انگلینڈ کا دارالعلوم میں خطاب

۳۰ اگست: علامہ خالد محمود صاحب جو انگلینڈ میں دینی خدمات اور سرگرمیوں میں مصروف ہیں، 30 اگست کو دارالعلوم تشریف لائے۔ احقر سے ملاقات ہوئی اور کئی دینی اور ملکی امور پر تبادلۂ خیال فرمایا۔ میری خواہش پر آپ نے دارالحدیث میں طلباء سے نہایت عالمانہ عالمانہ اور فاضلانہ خطاب بھی فرمایا جس سے طلباء بے حد محظوظ ہوئے۔

حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم کی صحت:

شیخ الحدیث والد ماجد کی صحت میں اب الحمدللہ اس قدر افاقہ بھی ہوگیا ہے کہ اپنے دولت کدہ پر گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ حقائق، السنن شرح ترمذی کا مسودہ بھی سن لیتے ہیں گھنٹہ دو گھنٹے دارالعلوم کے دفتر میں بھی تشریف لے آتے ہیں، چند روز تک ان شاء اللہ اسباق پڑھانا بھی شروع کردیں گے، ہسپتال میں داخلہ سے لے کر اب تک جن ہزاروں مخلصین نے تیمارداری اور صحت کے لئے دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھا پورا حلقہ دارالعلوم ان کا شکر گذار ہے، حضرت کی زندگی میں سوائے ایک دفعہ سفر حج کے پہلی بار یہ موقعہ آیا کہ اکوڑہ خٹک کی عیدگاہ آپ کی شرکت اور خطابت سے محروم رہی۔ اکوڑہ میں چالیس پچاس سال سے یہ روایت چلی آرہی ہے کہ عید کی نماز ایک جگہ پڑھی جاتی ہے شہر کا عیدگاہ بھی ایک ہی ہے، جو دارالعلوم سے اب ملحق ہے جس میں اہل شہر کے علاوہ آس پاس کے اکثر دیہات سے بھی کافی لوگ تشریف لاتے ہیں ،عیدین پر علی العموم تیس چالیس ہزار کا مجمع رہتا ہے۔ یہ پہلا موقع تھا کہ بوجہ والد ماجد کی علالت کے احقر کو خطاب کرنا پڑا۔ پون گھنٹہ کے اس خطاب کو سارے مجمع نے بڑی دل جمعی اور سکون سے سنا اور عموماً پسند کیا۔ (یہ عیدگاہ اکوڑہ خٹک میں عم محترم کا اولین خطاب ٹیپ ریکارڈ سے قلمبند کرکے مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب نے ماہنامہ 'الحق' کے اکتوبر ۱۹۸۳ء کے شمارہ میں ملت مسلمہ کی امتیازی شان کے عنوان سے شائع کروایا۔ مرتب: عرفان الحق)

ڈاکٹر مصلح الدین کی آمد:

۰۲ محرم الحرام کو صدر پاکستان کے تعلیمات اسلامی کے مشیر جناب ڈاکٹر مصلح الدین صاحب دارالعلوم

تشریف لائے ، اسباق شروع تھے، طلبہ سے بھری درسگاہوں کو دیکھ کر بیحد خوش ہوئے دارالحدیث میں چند منٹ درس بھی سنا، لائبریری میں کافی دیر تک ، نادر نسخوں اور قلمی کتابوں سے اپنی دلچسپی کا اظہار کرتے رہے۔ دفتر الحق اور مؤتمر المصنفین میں تشریف لائے ، زیر ترتیب بعض کتابیں دیکھیں دارالتجوید، میں طلباء کی قرأت اور عربی مکالمے سنے ۔ دفتر اہتمام میں حضرت شیخ الحدیث سے تفصیلی ملاقات کی اور کتاب الآراء میں اپنی گرانقدر رائے بھی ثبت فرمائی ،اس سے قبل بھی ایک دوبار پہلے بھی آپ دارالعلوم تشریف لا چکے ہیں

۸رمحرم کو مولانا عبدالقدوس ہاشمی جج وفاقی شرعی عدالت دارالعلوم تشریف لائے اور حضرت شیخ الحدیثؒ سے تبادلہ خیالات کیا۔

۱۶رمحرم کو مجلس تحفظ حقوق اہل سنت والجماعت کے سکریٹری جنرل نے مولانا عبدالمجید ندیم صاحب نے، والد محترم سے ان کے دولت کدہ پر ملاقات کی۔ پھر دارالعلوم تشریف لائے ۔ اسی روز دوپہر امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے صاحبزادے جناب مولانا سید ابومعاویہ بخاری اپنے رفقا کی ایک جماعت کے ساتھ دارالعلوم حقانیہ تشریف لائے ، حضرت شیخ الحدیث کی بیمار پرسی کی۔عشاء کے بعد جامع مسجد دارالعلوم میں طلبہ سے خطاب فرمایااور رات قیام کرکے دوسرے دن واپس تشریف لے گئے ۔

مولانا رکن الدین غورغشتویؒ کا انتقال:

شیخ الحدیث مولانا نصیرالدین صاحب غورغشتوی کے بڑے صاحبزادہ مولانا رکن الدین صاحب عیدالاضحیٰ کے بعد اس دار فانی سے رحلت فرما گئے ہیں ’’انا للہ وانا الیہ راجعون‘‘۔

احقر ۹رمحرم الحرام کوان کے گاؤں غورغشتی حاضر ہوا اور مولانا مرحوم کے صاحبزادوں سے اظہار تعزیت کیا بعدازاں حضرت شیخ الحدیث مولانا نصیرالدینؒ اور مولانا قطب الدینؒ کے مزارات پر فاتحہ بھی پڑھی۔

’’قادیان سے اسرائیل تک‘‘ کی دوسری اشاعت:

مؤتمر المصنفین کی شائع کردہ کتاب ’’قادیان سے اسرائیل تک‘‘ کا پہلا ایڈیشن جوشائع ہوتے ہی ہاتھوں ہاتھ لے لیا گیا تھا اور اب عرصہ سے نایاب ہو چکا تھا اور مانگ برابر جاری تھی ۔ اب اسکا دوسرا ایڈیشن چھپ کر آ گیا ہے۔

تبلیغی قافلوں کی آمد:

۲۴رمحرم الحرام سے حسب سابق امسال بھی تبلیغی جماعت کے سالانہ اجتماع میں شرکت کی غرض سے دارالعلوم کے کئی اساتذہ وطلبہ کے قافلے رائے ونڈ روانہ ہوئے ۔ احقر اور مولانا انوارالحق نے بھی شرکت اور اکابر علماء سے زیارت وملاقات کی ۔ دوسری طرف پشاور، کوہاٹ ، دیر، چترال ،سوات ،باجوڑ

وغیرہ سے اجتماع میں شریک ہونے والے بڑے بڑے قافلے دارالعلوم آ کر رُکتے اور قدرے قیام کرتے رہے۔ ادھر کے اضلاع ملاکنڈ ایجنسی، کوہاٹ، دیر، چترال اور سوات وغیرہ کا ہمیشہ یہ معمول رہا ہے کہ اجتماع کو جاتے اور واپس آتے وقت دارالعلوم ٹھہر کر یہاں کے اساتذہ وطلبہ سے ملاقات کرتے اور دارالعلوم دیکھتے ہیں۔ مہمانوں کی کثرت کے باعث جگہ جگہ روشنی کا انتظام کیا گیا۔ طلبہ نے بڑے سلیقے سے مہمانوں کی راہ نمائی اور خدمت کی۔ ان دنوں دارالعلوم باجماعت نمازوں میں مسجد اور اطراف بھر جاتے تھے۔

غربی جانب تین نئے مکانات کی تعمیر کا آغاز:

صفر ۱۴۰۴ھ/نومبر ۱۹۸۳ء: دارالعلوم حقانیہ کے مغربی جانب دارالمدرسین کے احاطہ میں اساتذہ کے لئے مکانات کی شدید ضرورت تھی، اس لئے فوری طور پر تین مکانات کی تعمیر کا کام شروع کردیا گیا۔ 21 محرم الحرام کو حضرت شیخ الحدیث نے سنگ بنیاد رکھا، دارالحدیث میں اس تعمیر میں خیر وبرکت کی دعا ہوئی، اور بحمداللہ کام تیزی سے شروع کردیا گیا۔

شارجہ کے محکمہ اوقاف کے اہلکار اور مولانا مفتی احمد الرحمٰن کراچی کی آمد

۴/صفر کو جامعۃ الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی کئے مہتمم حضرت العلامہ مولانا مفتی احمد الرحمٰن صاحب دارالعلوم تشریف لائے۔ حضرت شیخ الحدیث سے دفتر اہتمام میں ملاقات کی اور تبادلۂ خیال کیا۔

۵/صفر المظفر کو شارجہ کے محکمہ اوقاف کے ایک افسر جناب شعیب احمد علی صاحب دارالعلوم تشریف لائے، جمعہ کا دن تھا، عام تعطیل تھی، احقر سے ملاقات کی اور پھر میرے ہمراہ دارالعلوم کی لائبریری ''مؤتمر المصنفین'' دارالتجوید اور مختلف شعبے دیکھے تو بے حد محظوظ ہوئے اور طلبہ سے بہت اچھا تاثر لیا۔

مولانا فہیم، فرزند حضرت بخاریؒ مولانا عبدالمجید ندیم، مولانا عبدالقدوس ہاشمی اور غلام محمد اسماعیل کی آمد:

۱۰/صفر کو مولانا محمد فہیم صاحب (دوبئی) اپنے چند رفقاء کے ساتھ تشریف لائے۔ دفتر اہتمام میں حضرت شیخ الحدیث سے ملاقات کی جناب احقر سے بھی ملے اور میرے دورۂ مصر وسعودی عرب کے موقع پر دوبئی کا پروگرام بھی ترتیب دیا گیا۔

۱۴/صفر کو لندن سے جناب غلام محمد اسماعیل اپنے رفقاء کے ہمراہ دارالعلوم تشریف لائے اور حضرت شیخ الحدیث کی ملاقات کی اور احقر سے موتمر المصنفین کی بعض کتابوں بالخصوص 'اسلام اور عصر حاضر' کا انگریزی میں ترجمہ کرنے کی خواہش ظاہر کی۔

ختم بخاری برائے ایصال ثواب ورفع مشکلات:

۲۰رنومبر کوختم بخاری کی تقریب منعقد ہوء۔ دارالعلوم کے فاضل اساتذہ اور طلباء دارالحدیث میں جمع ہوئے اور بخاری شریف کا ختم کیا گیا۔ حضرت حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحب، حضرت علامہ شمس الحق افغانی، مولانا عبدالحلیم زروبوی وجملہ اکابر دیوبند اور امت مسلمہ کی روحوں کو ایصال ثواب کیا گیا۔ دارالعلوم کے فضلاء، معاونین، منتظمین ومتعلقین سب کی ترقی درجات کی دعائیں کی گئیں اس موقع پرحضرت شیخ الحدیث والد صاحب نے مختصر خطاب بھی فرمایا۔

نادیۃ الادب کا قیام اورایک تربیتی تقریب:

احقر کی ہمیشہ دیرینہ خواہش تھی کہ طلبہ علمی ، ادبی ، تاریخی ،تحریری اورتقریری صلاحیتیں اجاگر ہوں۔ زمانہ کے حالات ، انقلابات اور جدید نظریات ، الحاد وہدایت اورفرق ہائے باطلہ کے مقابلہ کے لئے بدلتے ہوئے حالات کے تقاضوں کے مطابق تیاری کریں۔ چنانچہ اسی غرض سے دیئے ہوئے خاکے کے مطابق مولانا عبدالقیوم حقانی نے دارالعلوم کے بعض دیگر فاضل اساتذہ کے تعاون سے طلبہ کی ایک علمی مجلس ''نادیۃ الادب'' کے نام سے قائم کی جس سے دارالعلوم کے طلبہ میں علمی ومطالعاتی ذوق کی نئ لہر دوڑی ،موصوف کے علاوہ نادیۃ الادب کے طلبہ کو دارالعلوم کے دیگر اساتذہ مولانا مفتی غلام الرحمٰن صاحب،مولانا قاری محمد عبداللہ صاحب،مولانا حافظ محمد ابراہیم صاحب فانی کا تعاون بھی حاصل رہے گا۔
سردست اس سلسلہ میں ''نادیۃ الادب'' کی ایک تربیتی تقریب منعقد ہوئی جس کی تین نشستیں ہوئیں۔
۷ردسمبر کو بعد از نماز عشاء حضرت العلامہ مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کلاچی نے جہاد اکبر کے موضوع پر اسلاف امت اوراکابر علماء دیوبند کے علمی وعملی اور روحانی ترقیات ومراتب اور جہاد وبالنفس کے عبرت انگیز واقعات اور مؤثر تاریخ بیان فرمائی اور طلباء کو اپنے اسلاف کی طرح خلوص وللّٰہیت اختیار کرنے کی دلنشین انداز سے تلقین کی جبکہ اسی روز بعد العصر مولانا ضیاء الرحمٰن فارقی (فیصل آباد) نے حضرت شیخ الہند اور کابر علماء دیوبند کے عظیم تاریخی کردار کے عنوان پر خطاب فرمایا۔ دوسرے روز 8 دسمبر کو تیسرے اجلاس میں مولانا عبداللطیف صاحب (جہلم) نے خلافت راشدہ پر سیر حاصل عالمانہ بحث کی اورموجودہ دور میں اس مسئلہ کی ضرورت واہمیت پرروشنی ڈالی۔ ہرسہ حضرات نے حضرت شیخ الحدیث مدظلہ سے ملاقات بھی کی۔

حضرت شیخ الحدیث کے چچازاد بھائی کا انتقال

7 دسمبر 1983ء حضرت شیخ الحدیث کے چچازاد بھائی جناب عبدالہادی صاحبؒ جوکافی عرصہ سے علیل اور صاحب فراش تھے انتقال کرگئے ۔ مرحوم حضرت شیخ کو بے حد عزیز اور خاندانی بزرگ تھے۔

دارالعلوم کے اساتذہ اور طلباء کے علاوہ علاقہ بھر کے لوگ جوں جوں خبر ہوتی رہی ، پہنچتے رہے۔ تاکہ جنازہ میں شرکت کی سعادت حاصل کرسکیں۔ 2 بجے ظہر کو نماز جنازہ ادا کی گئی۔ نماز جنازہ حضرت شیخ الحدیث نے پڑھائی۔

آفیسرز کے تربیتی کورس کے شرکا حقانیہ میں : 20,21 دسمبر حسب سابق اس سال بھی رورل اکیڈمی پشاور کے زیر اہتمام ملک بھر سے چاروں صوبوں اور مختلف اضلاع کے 23 بڑے آفیسرز دو روز کے کے تربیتی پروگرام پر دارالعلوم تشریف لائے اور یہاں کے دئے ہوئے مرتب پروگرام کے مطابق علمی استفادہ کرتے رہے۔ احقر کے درس ترمذی میں شرکت کی غرض سے دورۂ حدیث کے طلباء کیساتھ چٹائیوں پر گھلے ملے بیٹھے رہے۔ اسکے علاوہ دارالعلوم کے فاضل اساتذہ کرام مولانا مفتی محمد فرید صاحب ، مولانا غلام الرحمٰن صاحب ، مولانا قاری عبداللہ صاحب اور احقر نے مستقل طور پر مختلف موضوعات پر لیکچر دئے۔ جاتے وقت اکیڈمی کے چیئر مین نے کہا کہ ہم اپنے سہ ماہی تربیتی پروگرام میں دارالعلوم میں گذرے ہوئے دو روز کو تمام کورس کی روح سمجھتے ہیں۔

......1984ء کی ڈائری......

مدرسہ امینیہ دہلی کے مہتمم اور مجاہد خلیفہ عبدالواحد کی آمد:

۱۲/جنوری ۱۹۸۴ء کو مدرسہ امینیہ دہلی کے مہتمم مولانا مفتی محمد ضیاء الحق صاحب تشریف لائے۔ دفتر اہتمام میں احقر سے ملاقات کی۔ دارالعلوم کے تمام شعبہ جات دیکھے۔ اور حضرت شیخ الحدیث مدظلہ سے بھی ان کے دولت کدہ پر ملاقات کی۔

۲۰/جنوری حرکت انقلاب اسلامی کے امیر جناب خلیفہ عبدالواحد صاحب مجاہدین کی ایک بڑی جماعت کے ساتھ دارالعلوم تشریف لائے۔ نماز جمعہ کے بعد حضرت شیخ الحدیث سے ملاقات کی اور بعض اہم امور پر تبادلہ خیال کیا۔ ان کے ساتھ مولانا حمداللہ جان صاحب ڈاگئی بھی اس موقعہ پر موجود تھے۔

ڈاکٹر محمد رحمان کی اہلیہ کی رحلت پر شیخ الحدیث کا تعزیت کے لئے جانا

پچھلے ماہ جناح ہسپتال کراچی کے شعبہ امراض قلب کے ماہر سرجن ڈاکٹر محمد رحمان صاحب کی اہلیہ محترمہ انتقال فرما گئی۔ سرجن صاحب موصوف کا حضرت شیخ الحدیث مدظلہ سے مخلصانہ تعلق ہے۔ حضرت شیخ الحدیث مدظلہ ڈاکٹر صاحب کی تعزیت کے لئے ان کے گاؤں بڈنئی ضلع پشاور بھی تشریف لے گئے۔

برساتی نالہ کی تعمیر اور نئی زمین کی احاطہ بندی

دارالمدرسین کے تین نئے زیرِ تعمیر مکانات مکمل ہوگئے ہیں مغربی جانب کے برساتی نالہ کی تعمیر کا کام جاری ہے جس پر ایک لاکھ روپے سے زائد مصارف آئینگے اسی طرح دارالعلوم کے جنوب میں عیدگاہ کے مشرق میں نئی خرید شدہ زمین کی حدبندی کا کام بھی ہورہا ہے۔

سعودی ثقافتی بیورو اور مولانا سید ظاہر شاہ مردان کے ورثاء کی طرف سے ہدیہ کتب

سفارت مملکۃ عربیہ سعودیہ کے تعلیمی اور ثقافتی بیورو واقعہ لاہور کے ذریعہ کتابوں کا اہم ذخیرہ دارالعلوم کو موصول ہوا، اسی طرح میرے دورہ مصر کے دوران شیخ الازہر اور مجمع البحوث الاسلامیہ کی طرف سے دی گئی کتابیں بھی کتب خانہ کو دی گئیں۔ اسی طرح مولانا سید ظاہر شاہ مرحوم گڑھی دولت زئی مردان کے ورثاء نے ان کی تقریباً ایک سو کتابیں دارالعلوم میں داخل کیں۔

عالمی وملکی اصحاب علم وفضل کا ورود

دارالعلوم میں ملک وبیرون ملک کے کئی اہم اصحاب علم وفضل نے قدم رنجہ فرما کر دارالعلوم کو دیکھا اور حضرت مدظلہ کی زیارت کی ان شخصیات میں مولانا رشید الدین حمیدی مہتمم مدرسہ شاہی مراد آباد انڈیا، مولانا عبدالحفیظ مکی خادم خاص وخلیفہ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ مکہ معظمہ، جناب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب انجمن خدام القرآن لاہور، مولانا عبداللہ خلجی مشیر صدر پاکستان اوران کے ہمراہ وفد علماء بلوچستان ۔ وفد علماء راولپنڈی واسلام آباد(بہ سلسلہ تبلیغی جماعت) مولانا ابرہیم لونتھ جوہانسبرگ افریقہ شامل ہیں

اسیر مالٹا مولانا عزیز گل کی ملاقات کے لئے حاضری

احقر اپنے بعض احباب اور اساتذہ دارالعلوم مولانا عبدالقیوم حقانی، برادرم مولانا انوارالحق، مولانا محمد ابراہیم اور جناب ممتاز خان کی معیت میں بقیۃ السلف مولانا عزیز گل مدظلہ اسیر مالٹا کی ملاقات اور مزاج پرسی کے لئے ان کے گاؤں گیا، کافی وقت تک ان کی خدمت میں رہے مولانا کی بینائی بے حد کمزور ہے مگر بحمداللہ عمومی صحت تسلی بخش ہے۔

نادیۃ الادب کی دوسری تربیتی تقریب:

۸/مارچ نادیۃ الادب کی دوسری تربیتی تقریب منعقد ہوئی جس میں جامعہ امدادالعلوم پشاور کے شیخ الحدیث مولانا حسن جان صاحب نے رد دہریت اور طلبہ کی اخلاقی تربیت کے موضوع پر ایک جامع لیکچر دیا۔ان سے قبل احقر نے اپنے مختصر خطاب میں سال رواں میں نادیۃ الادب کے شرکاء کی بہترین کارکردگی

پر اطمینان کا اظہار فرمایا اور ان کے مطالعاتی اور تعلیمی تحریریں اور تقریری سرگرمیوں کی تحسین اور آئندہ سال سے نادیۃ الادب کو بھی با قاعدہ طور پر دارالعلوم کا شعبہ بنادینے کی تجویز پیش کی ۔ نادیۃ الادب کی لائبریری کے لئے علمی وادبی لٹریچر مہیا کرنے کا ارادہ بھی کیا ہے اللہ تعالیٰ توفیق سے نوازے امین۔

اسی نشست میں مولانا مفتی غلام الرحمٰن کی اسلام اور سوشلزم اور اور مولانا عبدالقیوم حقانی نے نادیۃ الادب کے شرکاء کی ذمہ داریوں کے موضوعات پر لیکچرز دئے ۔ دوسری نشست عشاء کے بعد دارالعلوم کی جامع مسجد میں منعقد ہوئی جس میں دارالعلوم کے اساتذہ مولانا مغفوراللہ صاحب نے مسئلہ خلافت وامامت اور مولانا اسید اللہ صاحب نے مسئلہ علم غیب اور مسئلہ حاضر وناظر پر سیر حاصل بحث کی ۔ طلبہ کو مزید اعلی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرنے کی ترغیب دی۔

مولانا معراج الحق صدر المدرسین دیوبند کی آمد:

رجب ۱۴۰۴ھ راپریل ۱۹۸۴: دارالعلوم دیوبند کے صدر المدرسین مولانا معراج الحق صاحب دارالعلوم حقانیہ تشریف لائے۔ دفتر اہتمام میں حضرت شیخ الحدیثؒ نے معزز مہمان کو ظہرانہ دیا۔ کافی دیر تک مجلس جمی رہی جس میں دارالعلوم کے اساتذہ بھی شریک تھے ۔ اس دوران طلبہ دارالحدیث میں جمع ہوگئے جہاں معزز مہمان نے خطاب کرنا تھا۔ جب معزز مہمان حضرت شیخ الحدیث مدظلہ دارالعلوم کے اکابر اساتذہ کی معیت میں دارالحدیث اور معزز مہمان دونوں ایک مسند پر تشریف فرما ہوئے تو منظر دیدنی تھا۔

حضرت شیخ ، دارالعلوم کے اساتذہ وطلبہ، مادر علمی دارالعلوم دیوبند سے آئے ہوئے قابل قدر مہمان کے اکرام میں نچھاور ہورہے تھے ۔ اس موقع پر سفر پر تھا لہٰذا تقریب کے آغاز میں مولانا عبدالقیوم حقانی نے حضرت شیخ الحدیث ، دارالعلوم کے اساتذہ وطلبہ کی طرف سے ضیف محترم کو خوش آمدید کہا اور ان کی تشریف آوری کا شکر یہ ادا کیا۔ اور حاضرین سے مہمان کا تعارف ، دارالعلوم دیوبند کے بحران میں دارالعلوم دیوبند سے ربط اور تعلیمی واشاعتی خدمات اور اب جہاد افغانستان میں فضلائے حقانیہ کا مجاہدانہ اور قائدانہ کردار دارالعلوم دیوبند کے مشن کی تکمیل میں دارالعلوم حقانیہ کی مساعی پر روشنی ڈالی۔ حضرت مولانا معراج الحق صاحب نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ:

’’واقعۃً میرا جی بھی یہی چاہتا ہے کہ دارالعلوم حقانیہ کے درودیوار سے لپٹ جاؤں اس لئے ان کی تہہ میں بالاکوٹ کے شہدا کا خون موجود ہے ۔ شاہ اسماعیل شہید اور سید احمد شہید نے جب سکھوں سے جنگ لڑی تو اکوڑہ میں پڑاؤ ڈالا تھا اور یہاں ان کے رفقاء شہید ہوئے تھے ۔ اسی سرزمین مین ان کے خون کی کھاد موجود ہے اس لئے تو آج یہاں کے پتھروں سے دارالعلوم حقانیہ کی صورت میں علوم ومعارف کے

چشمے جاری ہیں ۔ جو ایک عالم کو سیراب کر رہے ہیں ۔ انہوں نے فرمایا۔ دارالعلوم حقانیہ آ کر مجھے ایسا محسوس ہورہا ہے جیسے میں دارالعلوم دیوبند میں آ گیا ہوں مجھے یہاں کسی قسم کی اجنبیت محسوس نہیں ہوئی ۔ فرمایا: دارالعلوم دیوبند، درالعلوم حقانیہ کو اپنے جسم کا ایک حصہ سمجھتا ہے ۔ یہ ادارہ دارالعلوم دیوبند کا روحانی فرزند ہے، جس کے اعلیٰ کردار پر دارالعلوم دیوبند کو فخر ہے ۔ ہمیں یہ جان کر اور بھی مسرت ہوتی ہے کہ اس وقت روسی سامراج کے خلاف دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء برسرِ پیکار ہیں اور پھر دارالعلوم دیوبند کے ایام بحران اور اس کے حالات واقعات تفصیل سے بیان فرمائے ۔ اور فرمایا اب وہاں کی تعلیمی اور انتظامی کارکردگی پر امن اور حسبِ معمول جاری ہے ۔

ضیف محترم نے رات کو دارالعلوم میں قیام فرمایا۔ مغرب کا کھانا حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کے ساتھ بیٹھک میں تناول فرمایا۔ صبح روانگی ہونی تو جاتے ہوئے فرمایا : مجھے یہاں پہنچ کر جو اطمینان اور سکون حاصل ہوا تھا اب جاتے ہوئے ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے مسافر اپنے گھر سے سفر کے لئے رخت سفر باندھ رہا ہو۔

مولانا اسحٰق مدنی اور مولانا مصطفیٰ حسن مدنی کی آمد

۱۷؍اپریل کو مولانا محمد اسحاق صاحب مدنی کشمیری جو جامعہ اسلامیہ مدینہ کے فارغ التحصیل اور آزاد کشمیر کی اسلامی نظریاتی کونسل کے رکن ہیں اس وقت دبئی میں سعودی عرب کی طرف سے دینی و علمی اہم خدمات انجام دے رہے ہیں ۔ اپنے سفر پاکستان کے دوران دارالعلوم حقانیہ تشریف لائے رات کا قیام احقر کے ہاں رہا۔ حضرت شیخ الحدیث مدظلہ سے ملاقات ہوئی اور دارالعلوم دیکھ کر بے حد خوشی کا اظہار کیا۔

۱۸؍اپریل ، مولانا مصطفیٰ حسن صاحب فاضل مدینہ یونیورسٹی جو بحرین میں اہم دینی خدمات انجام دے رہے ہیں ۔ دارالعلوم حقانیہ تشریف لائے ۔ رات کا قیام دارالعلوم میں کیا۔ صبح شیخ الحدیث مدظلہ اور احقر سے ملاقات کے بعد اور واپس تشریف لے گئے ۔

مختلف مدارس کی تقریبات میں مولانا سمیع الحق کی شرکت

صالح خانہ چراٹ میں ایک دینی مدرسہ کے سالانہ امتحانات کے تقریب میں احقر نے شرکت کی اور نماز جمعہ میں علاقہ بھر سے آئے ہوئے لوگوں کے ایک بڑے اجتماع سے خطاب بھی کیا۔ صالح خانہ چراٹ کے مذکورہ مدرسہ کو دارالعلوم حقانیہ کے فضلا کی خدمات حاصل ہیں۔ بحمد للہ مدرسہ احسن طریقہ سے دینی خدمات انجام دے رہا ہے۔

۲۰؍اپریل ،مصری بانڈہ کے مدرسہ حفظ القرآن کے امتحانات میں شرکت کی اور نماز جمعہ کے اجتماع سے خطاب فرمایا۔

۲۷/ اپریل، جامعہ اسلامیہ تنگی کے سالانہ اجلاس میں شرکت کی ۔ اور نماز عصر کے بعد ایک بڑے اجتماع سے خطاب کیا۔ جامعہ اسلامیہ تنگی کو دارالعلوم حقانیہ کے اولین وقدیم فضلاء کی خدمات حاصل ہیں ۔ مولانا حبیب اللہ صاحب حقانی اور ان کے رفقاء کے مخلصانہ خدمات کا نتیجہ ہے ۔ کہ آج جامعہ اسلامیہ تعلیم وتدریس اورتربیت وانتظام کے لحاظ سے ایک معیاری مدرسہ بن چکا ہے ۔ جامعہ اسلامیہ کے پروگرام سے فارغ ہوکر رات کوترنگ زئی گیا، جہاں جامعہ محمودیہ کی تقریب دستار بندی میں شرکت کی اور علاقہ کے ایک بڑے اجتماع سے خطاب کیا۔

دارالعلوم حقانیہ کے سالانہ امتحانات:

۲۵/اپریل: سے دارالعلوم حقانیہ کے سالانہ تقریری وتحریری امتحانات کا سلسلہ شروع ہوا جو آٹھ دن تک جاری رہا۔ ۵/مئی سے وفاق المدارس العربیہ کے بورڈ کے امتحانات میں شرکت کرنے والے دورۂ حدیث اور نچلے درجوں کے طلباء کے امتحانات شروع ہوئے اور ہفتہ بھر جاری رہے، وفاق کے امتحانات کے سلسلہ میں دارالعلوم کے اساتذہ بھی کراچی اور چارسدہ وغیرہ کے مختلف مدارس امتحانات کی نگرانی کے امور پر تعینات رہے۔

تقریب ختم بخاری ودستار بندی حفاظ کرام

۳/مئی ۱۹۸۴ء: کو دارالعلوم میں ختم بخاری کی تقرب منعقد ہوئی ۔ تاریخ کی تشہیر نہیں کی گئی مگر پھر بھی یہ اطلاع پھیل گئی تھی اور مخلصین ومتعلقین اور قرب وجوار کے علماوفضلاء کا ایک بڑا مجمع ہوگیا۔ عصر کے بعد دارالعلوم کی مسجد میں ختم بخاری ہونا تھا۔ جب کہ اس سے قبل دارالحفظ والتجوید کے طلبہ کی اپنے اساتذہ کی نگرانی میں ایک تربیتی نشست ہوئی ۔ جس میں حفظ وقرأت کے علاوہ ان طلبہ کے درمیان اردو، فارسی اور عربی میں تقریریں اور مکالمے ہوئے اور باہر سے آئے ہوئے مہمان، طلبہ کی اعلیٰ صلاحیتوں کے مظاہرے اور اساتذہ کی تعلیم وتربیت سے حددرجہ متاثر ہوئے اور دینی وروحانی حظ حاصل کیا۔

نماز عصر کے وقت حضرت شیخ الحدیث مدظلہ تشریف لائے ۔ پہلے دارالحفظ کے طلبہ کی دستار بندی ہوئی ۔ اوران میں دارالعلوم کی جانب سے کامل حفظ کی سندات تقسیم کی گئیں۔ حضرت شیخ الحدیث اور اکابر اساتذہ اپنے ہاتھوں سے طلبہ کے سر پر پگڑی باندھتے اور سند عطافرماتے اس کے بعد شیخ الحدیث مدظلہ نے صحیح بخاری کی آخری حدیث کا مفصل درس دیا رخصت ہونے والے طلبہ کو دفاع اور مستقبل کی ذمہ داریوں سے متعلق خصوصی ہدایات دیں۔ گھنٹہ سوا گھنٹہ کے اس خطاب کو احقر نے خود اسی وقت قلم بند کرلیا ہے، نماز مغرب میں تھوڑا وقت باقی تھا کہ یہ مبارک تقریب اختتام کو پہنچی۔